بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَاءُ
عَسٰی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا

فون ۳۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶ | ۳ رمضان ۱۳۹۲ھ ۱۲ اخاء ۱۳۵۱ ہش ۱۲ اکتوبر ۱۹۷۲ء | نمبر ۲۳۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ

ربوہ۔ ۱۱ ماہ اخاء۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

جسم میں درد اور کمزوری ہے۔

احباب جماعت توجہ اور التزام کے ساتھ حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ۔ ۱۱ اخاء۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی تحریر فرماتی ہیں:۔

"میرا پوتا (محمد احمد خاں سلمہ اللہ تعالیٰ کا لڑکا) محمود احمد خاں بیمار ہے۔ بخار اور درد شکم ہے۔

نیز عزیز ڈاکٹر مرزا منور احمد عزیزہ امۃ الحی کے رخصتانہ کے دن انہیں سوار کروا کر یکدم گاڑی تیز ہو جانے کی وجہ سے جلدی کود کر جو اُترے تو سخت جھٹکا لگا۔ درد ٹانگوں میں شدید ہے۔ چلنا پھرنا مشکل ہو رہا ہے۔ سخت فکر ہے۔ میری طبیعت بھی کبھی ٹھیک ہوتی ہے کبھی یکدم خراب۔ تمام بھائی بہنیں میرے پوتے محمود احمد خاں اور عزیز ڈاکٹر مرزا منور احمد کی کامل صحت کیلئے خاص طور پہ دعا کریں اور میرے لئے بھی دعا کرتے رہیں۔ مبارکہ"

ربوہ۔ ۱۱ اخاء۔ رمضان کا بابرکت مہینہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے شروع ہو چکا ہے۔ ربوہ کی مساجد میں نماز تراویح میں قرآن مجید سنانے کا سلسلہ شروع ہے۔ مسجد مبارک میں اس دفعہ مکرم قاری محمد عاشق صاحب نماز تراویح پڑھا رہے ہیں۔ نماز ظہر کے بعد مسجد مبارک میں قرآن پاک کے درس کا آغاز ہو چکا ہے۔ چنانچہ مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف نے سورۃ فاتحہ سے درس شروع کیا ہے۔ آپ سورۃ آل عمران رکوع ۳ تک درس دینگے۔

یہ خصوصی درس القرآن انشاء اللہ تعالےٰ ۲۹ رمضان المبارک تک مسلسل جاری رہیگا۔

مکرم عزیز محمد خانصاحب پنشنر سابق امیر ضلع بہاولپور سخت بیمار ہیں اور ہسپتال میں بغرض علاج داخل ہیں۔

احباب دُعا فرمائیں کہ کافی و شافی خداوند تعالیٰ صحت کاملہ و عاجلہ بخشے۔

(خاکسار سلطان محمد خان احمدی ڈیرہ بکھا ضلع بہاولپور)

اللہ تعالےٰ نے خاکسار کے بیٹے عزیزم محمد اختر چیمہ صاحب کو پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود کا نام ازراہ شفقت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قمر احمد تجویز فرمایا ہے۔ نومولود چوہدری نذیر احمد صاحب کاہلوں احمد پور شرقیہ کا نواسہ ہے۔

احباب جماعت دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی صالح اور با اقبال زندگی عطا فرمائے اور اسے والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔

خاکسار چوہدری عطاء اللہ چیمہ چک ۳۶ جنوبی ضلع سرگودھا

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

روزے تزکیۂ نفس اور تنویرِ قلب کا ایک اہم ذریعہ ہیں

انسان پر واجب ہے کہ اپنے نفس پر آپ شفقت نہ کرے بلکہ ایسا بنے کہ خدا اُس کے نفس پر شفقت کرے

"شَھرُ رَمَضَانَ الَّذِیٓ اُنزِلَ فِیہِ القُراٰنُ سے ماہِ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے۔ صوفیوں نے اس مہینے کو تنویرِ قلب کے لئے عمدہ لکھا ہے۔ اس میں کثرت سے مکاشفات ہوتے ہیں۔ نماز تزکیۂ نفس کرتی ہے۔ اور روزے سے تجلّیٔ قلب ہوتی ہے۔ تزکیۂ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفسِ امّارہ کی شہوات سے بُعد حاصل ہو جائے۔ اور تجلّیٔ قلب سے مکاشفات ہوتے ہیں جن سے مومن خدا کو دیکھ لیتا ہے اُنزِلَ فِیہِ القُراٰنُ میں یہی اشارہ ہے۔ بے شک روزہ کا اجرِ عظیم ہے مگر امراض اور اغراض اس نعمت سے محروم کر دیتے ہیں۔

عبادات دو قسم کی ہوتی ہیں۔ عباداتِ مالی اور بدنی۔ مالی عبادتیں تو اس کے لئے ہیں جس کے پاس مال ہو اور جس کے پاس مال نہیں وہ معذور ہے۔ بدنی عبادتیں بھی انسان جوانی میں ہی کر سکتا ہے۔ ورنہ ساٹھ سال کے بعد طرح طرح کے عوارض لاحق ہو جاتے ہیں۔ نزول الماء وغیرہ شروع ہو کر نابینائی آ جاتی ہے۔ سچ ہے پیری و صد عیب چنیں گفتہ اند۔ اور جو کچھ انسان جوانی میں کر لیتا ہے اس کی برکت بڑھاپے میں بھی ہوتی ہے اور جس نے جوانی میں کچھ نہیں کیا اُسے بڑھاپے میں بھی صدہا رنج برداشت کرنے پڑتے ہیں ؎ موئے سفید از اجل آرد پیام۔ اس لئے انسان کو چاہیئے کہ حسبِ استطاعت خدا کے فرض بجا لائے۔ روزہ کے بارہ میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ اَن تَصُومُوا خَیرٌ لَّکُم یعنی اگر تم روزہ رکھ ہی لیا کرو تو اس میں تمہارے لئے بڑی خیر ہے۔

ایک بار میرے دل میں آیا کہ یہ فدیہ کس لئے مقرر ہے تو معلوم ہوا کہ یہ اس لئے ہے کہ اس سے روزہ کی توفیق ملے۔ خدا ہی کی ذات ہے جو توفیق عطا کرتی ہے اور ہر شئے خدا ہی سے طلب کرنی چاہیئے۔ وہ قادرِ مطلق ہے۔ وہ اگر چاہے تو ایک مدقوق کو بھی طاقت روزہ کی عطا کر سکتا ہے۔ اس لئے مناسب ہے کہ ایسا انسان جو دیکھے کہ روزہ سے محروم رہا جاتا ہے دعا کرے کہ الٰہی یہ تیرا ایک مبارک مہینہ ہے۔ مَیں اس سے محروم رہا جاتا ہوں اور کیا معلوم کہ آئندہ سال رہوں یا نہ رہوں۔ ان فوت شدہ روزوں کو ادا کر سکوں یا نہ۔ اس لئے اس سے توفیق طلب کرے۔ مجھے یقین ہے کہ ایسے قلب کو خدا طاقت بخش دے گا"

(الحکم ۱۰ دسمبر ۱۹۰۲ء)

(پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبد الحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی، ربوہ ٭ قائم مقام ایڈیٹر: شیخ خورشید احمد)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۲؍ اخاء ۱۳۵۱ ھش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

معرکۂ حق و باطل!

حق و صداقت کی آواز کو ہمیشہ ظلم وستم ۔ مکر و فریب اور کذب و افترا کے ساتھ دبانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ باطل اپنے مادی ذرائع کی فراوانی اور کثرت تعداد پر نازاں ہوتا ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ میں اپنے زورِ بازو سے حق کی آواز کو ہمیشہ کے لئے مٹا سکتا ہوں۔ وہ اسے ہنسی اور تمسخر کا نشانہ بناتا ہے۔ اُس کے تمام حقوق سے اُسے محروم کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ ظلم کی ہر راہ اس پر آزماتا ہے، پُوری قوت سے حملہ آور ہوتا ہے اور بھول جاتا ہے اس امر کو کہ ایک قادر و مقتدر ہستی بھی اُوپر موجود ہے جو اس کی ان حرکات کو دیکھ رہی ہے۔ وہ حق و صداقت کی نگہبان ہے اور باطل کی تمام طاقت و قوّت کو پل بھر میں مٹا کر رکھ سکتی ہے۔

معرکۂ حق و باطل کی یہ آویزش ازل سے جاری ہے اور ابد تک جاری رہے گی۔ اِس کا نتیجہ ہر دَور اور ہر زمانہ میں بالآخر حق کی کامیابی اور فتح و نصرت کی صورت میں ہی رونما ہوا۔ لیکن پھر بھی باطل نے کوئی سبق نہ سیکھا۔ ہر شکست اور ہر ذلّت و رُسوائی کے بعد وُہ پھر اُٹھا اور پھر نئے سرے سے حق کی راہ میں کانٹے بچھانے لگا، حالانکہ اُسے خوب علم ہوتا ہے کہ شکست و ناکامی اور ذلّت و رُسوائی ہی بالآخر اُس کا مقدّر ہے۔ قرآن کریم صاف اور واضح لفظوں میں باطل کے پرستاروں کو مخاطب کر کے فرماتا ہے:۔ لا یحسبن الذین کفروا سبقوا انھم لا یعجزون۔ (انفال) یعنی کیا تم خیال کرتے ہو کہ تم اپنی دھوکہ بازیوں کے ساتھ آگے بڑھنے میں کامیاب ہو جاؤ گے۔ تم کبھی مومنوں کو بے بسی اور بے کسی دیوار نہ بنا سکو گے۔ کیوں؟ اس لئے کہ کتب اللہ لاغلبن انا و رسلی۔ اللہ تعالیٰ کا یہ فیصلہ ہے کہ اس کے مامور ہی بالآخر غالب آئیں گے۔ انھم المنصورون۔ یعنی حق و صداقت کی ہی مدد کی جائے گی۔ وان جندنا لھم الغالبون۔ اور مومنوں کا گروہ ہی غالب رہے گا۔ ماموریں کے ساتھ اور انکی جماعتوں کے ساتھ جو سلوک کیا جاتا ہے قرآن کریم میں جا بجا اس کا بڑی تفصیل کے ساتھ ذکر موجود ہے اور بتایا گیا ہے کہ انکے ساتھ ہنسی اور استہزاء کیا جاتا ہے۔ ان پر غلط اور جھوٹے الزامات لگائے جاتے ہیں۔ ان کا مقاطعہ کیا جاتا ہے۔ انہیں گھروں سے نکالا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یا حسرۃ علی العباد ما یاتیھم من رسول الا کانوا بہ یستھزءون۔ (یٰسٓ) یعنی ہائے افسوس اُن لوگوں پر کہ جب بھی انکے پاس حق و صداقت کا پیغام پہنچا۔ انہوں نے ہمیشہ ہی اسے حقارت سے ٹھکرا دیا اور اسے تمسخر کا نشانہ بنایا۔ لیکن تعجب ہے کہ قرآن کریم میں یہ سب کچھ پڑھنے اور جاننے کے باوجود وہ نصیحت و عبرت حاصل نہیں کرتے اور کبھی انہیں یہ خیال نہیں آتا کہ حق کو ظلم و ستم اور استہزاء کا نشانہ بنا کر وہ کن لوگوں کے نقشِ قدم پر چل رہے ہیں۔

حق و باطل کی یہ کشمکش اپنی انتہائی شکل میں سید الاولین و الآخرین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہدِ مبارک میں ہمیں نظر آتی ہے۔ حضورؐ پر، اور حضورؐ کے صحابہ رضی اللہ عنہم پر کفارِ مکّہ اور مشرکین عرب نے انتہائی ظلم کئے۔ اسلام کی آواز کو دبانے کیلئے انہوں نے اپنی پوری طاقت و قوت صرف کر ڈالی۔ کوئی جھوٹ، کوئی فریب و مکر اور کوئی ظلم نہ تھا جو انہوں نے روا نہ رکھا ہو۔ کثرت تعداد، جتھہ، مال و دولت کی فراوانی، ہتھیاروں کی کثرت۔ غرض دنیوی اعتبار سے کامیابی کے جو بھی ذرائع ممکن تھے، وہ سب انہیں حاصل تھے۔ اور دُوسری طرف انتہائی غربت اور بے کسی و بے بسی مگر بایں ہمہ خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت پر کامل توکّل اور یقین۔ یہ تھی وہ حالت جب کفر و اسلام میں مقابلہ شروع ہوا۔ مولانا ابو الکلام آزاد اس حالت کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"مسلمانوں کی زندگی دشمنوں میں گھری ہوئی تھی۔ قلت تعداد اور بے سروسامانی کے ساتھ دشمنوں کے پے در پے حملوں کا یہ حال تھا کہ کسی وقت بھی وہ ہتھیار اپنے جسم سے الگ نہیں کر سکتے تھے۔ اُسوقت بعض مسلمانوں کی زبان سے بے اختیار یہ جملہ نکل گیا کہ ایک دن بھی ہم پر ایسا نہیں آیا کہ امن اور بے خوفی کے ساتھ صبح و شام بسر کرتے اور ہتھیار اپنے جسم سے الگ کر سکتے۔" (مسئلہ خلافت)

لیکن آخر کار اِس کا انجام کیا ہوا؟ سخت ناموافق حالات کے باوجود اسلام کی محیر العقول اور معجزانہ کامیابی اور ہر طرح کے موافق حالات رکھنے کے باوجود کفر کی ذلّت و رسوائی اور ناکامی و نامرادی!۔ تاریخ کی اس کھلی اور روشن گواہی میں عبرت و موعظت کے ہزاروں سبق پوشیدہ ہیں۔ کاش کوئی ان سے فائدہ اُٹھائے!!۔

کفر و اسلام کے اس عظیم معرکہ کا ذکر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے ایک خطبہ جمعہ میں بڑے ہی اچھوتے اور دلآویز پیرایہ میں فرمایا ہے چند اقتباس ازدیادِ ایمان کی خاطر درج ذیل کئے جاتے ہیں:۔

(۱) "آئیں آج اپنے پیارے اور محبوب اور مطاع اور اللہ کے محبوب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی باتیں کریں۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے اسلئے مبعوث فرمایا کہ انسان اللہ تعالیٰ کے حقوق ادا کرے اور اس طرح اللہ تعالیٰ کی مخلوق یعنی بنی نوع انسان کے حقوق بھی ادا کرنے لگے۔ ۔ ۔ ۔ کفار مکہ نے اعلان کیا کہ ہمارے عتاب سے ڈرو۔ پھر کفار مکہ کے ساتھ یہود بھی مل گئے۔ مکہ سے باہر کے عرب قبائل بھی ساتھ مل گئے انہوں نے بھی کہا کہ یہ کیا نیا دین آگیا ہے ہم اسے ملیا میٹ کر دینگے۔ ۔ ۔ ۔

۔ ۔ ۔ ۔ وہ سب کے سب اس حقیقت سے ناواقف تھے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کے لئے کافی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے بندوں کی اپنے مخالفین کے مقابلہ میں یہی آواز ہوتی تھی کہ الیس اللہ بکافٍ عبدہ کیا اللہ تعالےٰ کافی نہیں ہے؟ ۔ ۔ ۔ مخالفین چونکہ اللہ تعالیٰ کی قدرتوں اور اس کی شان کی معرفت نہیں رکھتے تھے، اسلئے وہ مسلمانوں کو ڈراتے تھے کہ تم تعداد میں تھوڑے ہو مگر وہ یہ نہیں جانتے تھے کہ اللہ تعالیٰ تو جب مٹی کے ایک ذرہ کو اپنی انگلی میں پکڑ کر آسمان کی بلندیوں کی طرف لے جانا چاہتا ہے تو لیجاتا ہے اور دُنیا کے سارے انسان مل کر بھی اللہ تعالیٰ کے اِس منشاء میں روک نہیں بن سکتے"۔

(۲) "اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مخالفین اسلام جو بھی مکر اور سازشیں کرنی چاہیں وہ کریں۔ میں انہیں نہیں روکونگا۔ بلکہ اس میں انہیں مہلت دُونگا۔ لیکن جب اُن کی سازشیں زور پکڑیں گی تو میں ابھی کچھ عرصہ اپنی قدرت نہیں دکھاؤنگا اور اپنے کمزور بندوں سے کہونگا کہ تم صبر اور دُعا سے کام لو۔ چنانچہ خدا کے بندوں کے خلاف جب بھی منصوبے کئے گئے وہ صبر سے کام لے رہے ہونگے۔ وہ گالیاں سُنکر دُعا دے رہے ہونگے۔ ۔ ۔ ۔ اندھی دنیا سمجھے گی کہ اس بے کس قوم کا کوئی سہارا نہیں ہے۔ لیکن بینا آنکھ اور وہ جس کی آنکھ ہمیشہ ہی کھلی رہتی ہے اور جو علام الغیوب ہے وہ کہے گا کہ تم صبر کرو وقت آنے پر تم دیکھ لوگے کہ میں کیا کرتا ہوں۔ فرماتا ہے:۔ اِنَّھُمْ یَکِیْدُوْنَ کَیْدًا وَّ اَکِیْدُ کَیْدًا۔ یعنی میں اپنی منشاء اور مرضی کے مطابق اپنی تدبیر کرونگا جو اپنے وقت پر ظاہر ہوگی"۔

(۳) "غرض ساری دنیا اکٹھی ہو کر بھی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ماننے والوں سے مسکراہٹیں نہیں چھین سکی۔ کیونکہ ساری دُنیا نے ظلم ڈھانے کی کوشش کی لیکن وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متبعین سے قوّتِ احسان نہ چھین سکی۔ ۔ ۔ ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوّتِ احسان کے فیضان کے جلوے ہماری زندگیوں میں بھی نظر آرہے ہیں۔ کئی لوگ حیران ہو کر پُوچھتے ہیں۔ بات کیا ہے۔ میں اُن سے کہا کرتا ہوں کہ بات یہی ہے کہ اسّی سالہ تکفیر اور اسّی سالہ مخالفت نے نہ ہمارے چہروں سے مسکراہٹ چھینی ہے اور نہ ہم سے قوّتِ احسان چھینی ہے۔ ہم ہنستے ہوئے چہروں کیساتھ بغیر کسی ایک شخص کی بھی دشمنی دل میں لئے ہمیشہ ہر شخص پر احسان کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ پس مسکراتے اور ہنستے ہُوئے دُنیا کے سارے منصوبوں کی غاروں اور پہاڑیوں کے درمیان سے اپنے راستے کے اُوپر آگے بڑھتے چلے جاؤ"۔

(الفضل ۱۷؍ جولائی ۱۹۷۱ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رمضان المبارک کے اہم مسائل

(محترم ملک سیف الرحمان صاحب فاضل ناظم افتاء ربوہ)

۲

سوال :۔ نماز تراویح میں ختم قرآن کے موقع پر اگر حافظ صاحب کو کچھ نقدی یا کپڑوں کی صورت میں دیا جائے تو کوئی ممانعت تو نہیں۔ اگر نہیں تو کیا یہ مستحسن ہے؟

جواب :۔ اس کا رواج چل پڑا ہے اور حافظ صاحبان دور دراز کا سفر اختیار کر کے اس قسم کے مفاد حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں یہ حالت امت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے لئے بڑی نامناسب ہے اور صرف اس وجہ سے پیدا ہوئی ہے کہ صاحب استطاعت لوگوں نے اپنی اولادوں کو قرآن حفظ کروانے اور تراویح میں سنانے سے غفلت برتی ہے لیکن جب کہ حال یہ ہے کہ حفاظ باوجود غیر معمولی محنت کے گزارہ کے لحاظ سے بڑی قابل رحم حالت میں ہیں، اور قوم کو اس کے تدارک کا خیال نہیں تو ایسی صورت میں اگر تراویح پڑھانے والے حافظ کی نقدی سے امداد کی جائے تو اس میں غریب پروری کے ساتھ ساتھ امت کے ایک حصہ میں حفظ قرآن کے شوق کو زندہ رکھنے کی کوشش کے آخری نشان دیکھے جا سکتے ہیں اور اس لحاظ سے ہم اسے بحالت مجبوری "غیر مستحسن" فعل نہیں کہہ سکتے۔

سوال :۔ نماز تراویح کے موقع پر جب ختم قرآن ہو تو مٹھائی وغیرہ کا تقسیم کیا جانا اسلامی نقطۂ نگاہ سے ممنوع تو نہیں؟

جواب :۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین کے زمانہ میں اس طرح سے ایسے موقع پر مٹھائی تقسیم کرنے کا رواج نہ تھا۔ اس لئے یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ یہ امر کوئی سنت یا مستحب ہے۔ ہاں اگر کوئی اپنی خوشی سے مٹھائی تقسیم کرے تو وہ ایسا کر سکتا ہے۔ لیکن اسے ایک رسم نہ بنایا جائے اور نہ ہی اسے ایک شرعی حکم سمجھ کر اس پر ثواب وعقاب کی بنیادیں کھڑی کی جائیں۔

فدیہ

رمضان کے لئے یہ شرط ہے کہ اگر انسان مریض ہو خواہ وہ مرض لاحق ہوا ہو یا ایسی حالت میں ہو جس میں روزہ رکھنا یقیناً مریض بنا دے گا۔ جیسے حاملہ یا دودھ پلانیوالی عورت یا ایسا بوڑھا شخص جس کے قویٰ میں انحطاط شروع ہو چکا ہے۔ یا پھر اتنا چھوٹا بچہ جس کے قویٰ نشوونما پا رہے ہیں تو اسے روزہ نہیں رکھنا چاہیئے۔ اور ایسے شخص کو اگر آسودگی حاصل ہو تو ایک آدمی کا کھانا کسی کو دے دینا چاہیئے اور اگر یہ طاقت نہ ہو تو نہ سہی ایسے شخص کی نیت ہی اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کے روزے کے برابر ہے۔

اگر روگ عارضی ہو اور بعد میں وہ دور ہو جائے تو خواہ فدیہ دیا ہو یا نہ دیا ہو روزہ بہر حال رکھنا ہوگا۔ فدیہ دے دینے سے روزہ اپنی ذات میں ساقط نہیں ہو جاتا بلکہ یہ تو محض اس بات کا بدلہ ہے کہ ان دنوں میں باقی مسلمانوں کے ساتھ مل کر اس عبادت کو ادا نہیں کر سکتا۔ یا اس بات کا شکرانہ کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ عبادت کرنے کی توفیق بخشی ہے۔ کیونکہ روزہ رکھ کر جو فدیہ دیتا ہے وہ زیادہ ثواب کا مستحق ہوتا ہے کیونکہ روزہ رکھنے کی توفیق پانے پر خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہے اور جو روزہ رکھنے سے معذور ہو وہ اپنے اس عذر کی وجہ سے دیتا ہے آگے یہ عذر دو قسم کے ہوتے ہیں۔ عارضی اور مستقل۔ ان دونوں حالتوں میں فدیہ بھی دینا چاہیئے اور پھر جب عذر دور ہو جائے تو روزہ بھی رکھنا چاہیئے۔ غرضیکہ خواہ کوئی فدیہ بھی دے دے۔ لیکن سال دو سال تین سال بعد جب بھی صحت اجازت دے اُسے پھر روزہ رکھنا ہوگا۔ سوائے اس صورت کے کہ پہلے مرض عارضی تھا اور صحت ہونے کے بعد وہ ارادہ ہی کرتا رہا کہ آج رکھتا ہوں کل رکھتا ہوں کہ اس دوران میں اس کی صحت پھر مستقل طور پر خراب ہو جائے۔ باقی جو بھی طاقت رکھتا ہو اس کیلئے ضروری ہے کہ دوسرے ایام میں روزے رکھے۔

(الفضل ۱۰ اگست ۱۹۴۵ء)

سوال :۔ فدیہ رمضان کس پر واجب ہے۔ کیا بوڑھا ضعیف، دائم المریض، حاملہ مرضعہ وغیرہ جو آئندہ رمضان تک عدت پوری کرنے کی توقع نہیں رکھتے صرف یہی لوگ فدیہ دے سکتے ہیں یا اس شخص کو بھی فدیہ دینا چاہیئے جو وقتی طور پر بیمار ہو کہ چند روزے چھوڑ دینے پر مجبور ہو جاتا ہے اور رمضان کے بعد تندرست ہو کر عدت پوری کرنے کی توقع رکھتا ہے۔ نیز فدیہ کی مقدار کیا ہے۔

جواب :۔ عام ہدایت یہ ہے کہ انسان روزے بھی رکھے اور اگر استطاعت ہو تو فدیہ بھی ادا کرے۔ روزوں کا رکھنا فرض ہوگا اور فدیہ ادا کرنا سنت۔ باقی رمضان کے روزوں کا فدیہ اس شخص پر واجب نہیں جو وقتی طور بیمار ہو کر چند روزے چھوڑ دینے پر مجبور ہو گیا ہو۔ سوائے اس کے کہ وہ ان روزوں کی قضاء سے پہلے ہی اپنے مولیٰ کو پیارا ہو جائے۔ اس صورت میں اس کے ورثاء پر لازم ہوگا کہ وہ اس کی طرف سے ان روزوں کا فدیہ ادا کریں۔

رمضان کے روزوں کا لازمی طور پر فدیہ صرف ایسے لوگوں پر واجب ہے جن کے متعلق یہ توقع نہ ہو کہ مستقبل قریب میں روزوں کی قضاء کی طاقت حاصل کر سکیں گے۔ مثلاً بوڑھا ضعیف ہے یا دائم المریض یا حاملہ یا مرضعہ ہے۔

(بدایۃ المجتہد صفحہ ۲۰۵ و اوجز المسالک صفحہ ۳/۲ و ترمذی کتاب الصوم)

فدیہ کی مقدار کیا ہے؟ اس بارہ میں اصولی ہدایت یہ ہے کہ ارشاد الٰہی مِن اوسط ما تطعمون اھلیکم کو مدنظر رکھا جائے یعنی جس معیار کا کھانا انسان گھر میں بالعموم کھاتا ہے اتنی مقدار ایک دن کے فدیہ کی ہو۔ البتہ حضرت امام ابو حنیفہؒ نے اس کا اندازہ گندم کا نصف صاع یعنی پونے دو سیر کے قریب بیان کیا ہے۔

سوال :۔ ایک ہی شخص کو اگر ایک وقت کا کھانا روزانہ دیا جائے تو کیا اس طرح سے روزہ کا فدیہ ادا ہو جائے گا مثلاً ایک شخص ماہ رمضان کے روزے نہیں رکھتا اور اس کی بجائے دو ماہ تک ایک شخص کو ایک وقت کا کھانا دیتا رہتا کیا یہ جائز ہے؟

جواب :۔ روزہ کا فدیہ کسی کو بھی دیا جا سکتا ہے تاہم بہتر اور زیادہ ثواب کا موجب یہ ہے کہ کسی نیک، متقی، پابند صوم وصلوٰۃ کو دیا جائے۔

اصل یہ ہے کہ فدیہ میں صبح و شام کا کھانا دیا جائے اگر ایک ہی شخص کو روزانہ صرف ایک وقت مثلاً شام کا کھانا دیا جائے تو اس طرح دو ماہ کھلانے سے ایک ماہ کے روزوں کا فدیہ تو ہو جائے گا۔ لیکن یکمشت ادا کرنا یا راشن کی صورت میں دینا زیادہ بہتر ہے۔

فدیہ کی رقم کیسے خرچ ہو؟

ایک شخص کا یہ سوال پیش ہوا کہ جو شخص روزہ رکھنے کے قابل نہ ہو اس کے عوض مسکین کو کھانا کھلانا چاہیئے۔ اس کے کھانے کی رقم قادیان کے یتیم فنڈ میں بھیجنا جائز ہے۔ یا نہیں؟

حضرت اقدسؑ نے فرمایا:۔ ایک ہی بات ہے خواہ اپنے شہر میں کسی مسکین کو کھلائے یا یتیم اور مسکین فنڈ میں بھیج دے۔ (بدر ۲۷ فروری ۱۹۰۷ء بحوالہ فتاویٰ مسیح موعود صفحہ ۱۲۷)

صدقۃ الفطر ہر غریب اور امیر پر فرض ہے

چوتھی قسم کی عبادت کی مثال صدقہ خیرات ہے اس عبادت کے بھی اسلام نے انفرادی اور اجتماعی دونوں صورتیں مقرر کی ہیں اور فرضی اور نفلی مقرر کی ہیں۔ ہر عید کے موقع پر رمضان کے بعد عید کی نماز سے پہلے ہر مومن کے فرض ہے کہ وہ کم از کم ڈیڑھ سیر گندم یا اور مناسب غلہ خدا کیلئے غرباء کی خاطر دے خواہ غریب ہو یا امیر۔ غریب اس میں سے دے جو اس کو اس دن ملا ہو اور امیر اس سے جو اس نے پہلے کما چھوڑا ہے۔

(دیباچہ تفسیر القرآن)

سوال :۔ صدقۃ الفطر کس غلہ میں سے دیا جائے۔ کیا کھجور یا اس کی قیمت اس صدقہ کے ضروری ہے۔

جواب :۔ صدقۃ الفطر اس غلہ میں سے ادا کرنا زیادہ مناسب ہے جو کسی علاقہ میں عام طور پر بطور خوراک استعمال ہوتا ہے اور اگر مختلف قسم کے غلے استعمال کئے جاتے ہوں تو ان میں جو قیمتی غلہ ہے اس کا نصف صاع یعنی قریباً پونے دو سیر اور جو اوسط درجے کی قیمت کا ہے اس کا ایک صاع ادا کرنا چاہیئے۔ کتاب فقہ مذاہب اربعہ صفحہ ۲۲۹ میں امام مالکؒ کے مسلک کے بارہ میں لکھا ہے ویجب اخراجھا من غالب قوت البلاد یعنی صدقۃ الفطر اس قسم کی خوراک سے ادا ہو جس کا عام طور پر علاقہ میں استعمال ہے۔ امام نخعی کہتے ہیں۔ صدقۃ الفطر ایسی خوراک سے نکالنا چاہیئے جو عام طور پر عید کے دن استعمال کی جاتی ہے۔

حدیث میں آتا ہے۔ فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زکوٰۃ الفطر من رمضان صاعاً من تمر او صاعاً من شعیر وفی روایۃ کنا نخرج زکوٰۃ الفطر اذ کان فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صاعاً من طعام او صاعاً من تمر او صاعاً من شعیر او صاعاً من زبیب او صاعاً من اقط وفی روایۃ او صاعاً من سلت

(نیل الاوطار صفحہ ۱۷۹/۴)

وفی روایۃ او صاعاً من دقیق

(کشف الغمہ صفحہ ۳۱۸/۱)

ان روایات سے یہ امر واضح ہے کہ صدقۃ الفطر کے لئے کسی خاص غلہ کی تخصیص نہیں۔ جو بھی خوراک کسی علاقہ میں استعمال ہوتی ہے اس سے صدقۃ الفطر ادا کیا جا سکتا ہے یا اُس کی قیمت دی جا سکتی ہے

اسی طرح ایک حدیث یوں آیا ہے۔

کان عمر بن الخطابؓ یخرج من الحنطۃ نصف صاع مکان شعیر او غیرہ و تبعہ الناس فلما کان ایام خلافۃ علیؓ کثرت الحنطۃ فزاد ذلک نصفاً فصارت صاعاً

(کشف الغمہ ص ۳۱۹)

یہ حدیث اس بات پر دال ہے کہ جب کوئی غلہ کمیاب ہو اور زیادہ قیمت پر ملتا ہو تو اُس میں سے نصف صاع صدقۃ الفطر کافی ہے اور اگر کسی وقت وہی غلہ عام ہو جائے اور سستا بکنے لگے تو پھر نصف صاع کی بجائے پورا صاع دینا چاہیئے۔

سوال:۔ نظارت بیت المال کی طرف سے ہر سال عید الفطر کے موقع پر فطرانہ کی شرح پورا صاع یا نصف صاع کا اعلان ہوتا ہے اور اس کی قیمت گندم کے موجودہ نرخ پر لگا کر اعلان کر دیا جاتا ہے۔ میرے خیال میں گندم کا نصف صاع درست نہیں ہے کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کھجور ملکی اناج بطور خوراک استعمال ہوتا تھا اور گندم غیر ملکی اناج تھا جو شام سے آتی تھی اور کھجور سے زیادہ مہنگی ہوتی تھی حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کھجور کا پورا صاع ہو اور گندم کا نصف صاع۔ اس لحاظ سے کیا یہ مناسب ہو گا کہ ہمارے لئے گندم جو کہ ہماری ملکی خوراک ہے پورا صاع ہو اور کھجور کا نصف ہو؟

جواب: صدقۃ الفطر کے بارہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہدایت یہی ہے کہ عام خوراک کا ایک صاع پورا ادا کیا جائے البتہ گندم اور کشمش (زبیب) کے بارہ میں چند مرسل روایات ۔۔۔۔۔ اور بعض صحابہ مثلاً عثمانؓ، علیؓ، ابو ہریرہؓ، جابرؓ اور ابن عباسؓ وغیرہ کی آراء ہیں کہ نصف صاع واجب ہے۔ اس فرق کی بنیاد آیا ملکی اور غیر ملکی اناج ہے یا عمدہ اور غیر عمدہ اناج۔ اس کی تعیین سابقہ ائمہ کے بیانات میں نہیں مل سکی۔ تاہم یہ امر قطعی اور پر غیر اہم ہے کیونکہ جو ائمہ پورا صاع مانتے ہیں اُن کی رائے میں صاع سے مراد حجازی پیمانہ ہے جس کی مقدار ہمارے ملک میں اوزان کے لحاظ سے کوئی دو سیر بنتی ہے اور حنفی جو نصف صاع کے قائل ہیں وہ صاع کا وزن چار سیر کے قریب مانتے ہیں اور اس کا نصف دو سیر ہی بنتا ہے۔ اس لحاظ سے جہاں تک مقدار کا تعلق ہے کوئی خاص تفاوت دونوں نظریوں میں نظر نہیں آتا نیز عبادات کی زیادہ تر بنیاد نصوص پر ہوتی ہے۔ ان میں قیاس اور تاویل کی بہت کم گنجائش تسلیم کی گئی ہے اس لئے ہماری جماعت نے دونوں نظریوں کو اپنی جگہ تسلیم کیا ہے یعنی جو استطاعت رکھتے ہیں وہ پورا صاع صدقۃ الفطر ادا کریں اور جن کی مالی حالت اتنی اچھی نہیں وہ چاہیں تو نصف صاع ادا کر سکتے ہیں۔ صحابہ کرامؓ اور سابقہ ائمہ کے اس اختلاف میں یہ گنجائش موجود ہے

سوال: فطرانہ کی رقم کس طرح تقسیم کرنی چاہیئے۔ کیا فطرانہ کی رقم کسی تعلیمی یا مذہبی ادارہ کی عمارت پر بھی خرچ ہو سکتی ہے؟

جواب: بنیادی طور پر صدقۃ الفطر کی رقم غرباء میں تقسیم ہونی چاہیئے انہیں حسب گنجائش کم از کم اتنی رقم دی جائے جس سے وہ عید کی خوشی میں شریک ہو سکیں۔ عام معمول سے اچھا کھانا پکا سکیں اور اچھے کپڑے بنوا کر پہن سکیں اگر اس سے زیادہ دیا جائے تو بھی کوئی حرج نہیں۔ حدیث میں آتا ہے

فرض رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم زکوٰۃ الفطر وقال اغنوھم عن طواف ھذا الیوم۔ (بیہقی بحوالہ نیل الاوطار ص ۱۸۶)

یعنی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فطرانہ واجب قرار دیا اور فرمایا اس کی غرض یہ ہے کہ غرباء کو عید کے دن در در مانگنے پھرنے سے بچایا جائے اور گھر بیٹھے ان کی ضرورت پوری کر دی جائے۔ البتہ غرباء کی اس ضرورت سے اگر رقم بچ جائے تو اُسے دوسرے ثواب کے کاموں میں خرچ کیا جا سکتا ہے۔ (نیل الاوطار ص ۱۸۴) لیکن جماعتی ہدایت یہ ہے کہ یہ بچی ہوئی رقم مرکز میں بھجوا دی جائے یا اپنی دوسری اجتماعی ضرورتوں میں مرکز کی اجازت سے خرچ کی جائے۔ فطرانہ کسی بھی غریب کو دیا جا سکتا ہے خواہ وہ مسلمان ہو یا غیر مسلم۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"صدقہ کے واسطے مسلم یا غیر مسلم کی قید ضروری نہیں کافر محتاج مسکین کو بھی صدقہ دیا جا سکتا ہے"

فتاویٰ مسیح موعود ص ۱۲۳

سوال:۔ کیا فطرانہ کی رقم مسجد کی تعمیر میں خرچ کر سکتے ہیں؟

جواب:۔ فطرانہ غریبوں کا حق ہے اسے مسجد پر خرچ نہیں کیا جا سکتا۔ ہاں جس غریب کو فطرانہ دیا گیا ہے اگر وہ اس رقم کو مسجد کے لئے بطور چندہ دیدے تو اور بات ہے اور یہ جائز ہے۔ اصل بات تو ہمت اور ہمت کی ہے اگر ایک شخص کوشش کر کے اپنی ضروریات پوری کر سکتا ہے تو وہ خدا کے گھر کے لئے کیوں کوشش نہیں کر سکتا۔

سوال:۔ فطرانہ کی رقم میں سے کچھ بچا کر آئندہ کے متفرق اخراجات کے لئے ریزرو رکھنا جائز ہے؟

جواب:۔ اگر فوری تقسیم سے رقم بچ جائے تو اُسے مرکز میں بھجوا دینا چاہیئے مرکز کی اجازت سے یہ رقم اپنے پاس بھی رکھی جا سکتی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارے تاجر حضرات توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ تعمیر مساجد ممالک بیرون پاکستان کے سلسلہ میں تاجر حضرات کو خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"تاجروں کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ یہ کوئی ایسا بوجھ نہیں ہے جس کا اٹھانا تمہارے لئے ناقابل برداشت ہو۔ ممکن ہے تمہارا پہلا سودا ایک دمڑی والا ہو۔ یا ایک دھیلہ نفع والا ہو یا ایک آنے کا نفع ہی اس میں ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ خدا تعالےٰ نے تمہارا امتحان لینا چاہا ہے۔ اور پہلا سودا ہی بڑے نفع والا آجائے مگر اس کے یہ معنے ہوں گے۔ کہ یا تو تم بہت ہی نیک ہو اور خدا تمہیں اسکے ذریعہ سے بہت زیادہ ثواب دینا چاہتا ہے۔ اور یا پھر تم کمزور ہو۔ اور خدا اس کے ذریعہ تمہارا امتحان لینا چاہتا ہے اور یہ دیکھنا چاہتا ہے کہ تم لالچ میں آکر گر جاتے ہو یا اپنے ایمان میں پکے رہتے ہو۔ ...... اور یہ دیکھنا چاہتا ہے کہ تم اس خدائی تحفہ کے نفع کو کہاں استعمال کرتے ہیں۔ اپنی ذاتی ضروریات میں یا خدا کے گھر کی تعمیر میں"۔

پس ہمارے تاجر حضرات کو چاہیئے کہ مذکورہ بالا ارشاد بابرکت کو ہمیشہ مد نظر رکھیں اور اس کی کما حقہ تعمیل کر کے اپنے اموال میں سے برائے تعمیر مساجد ممالک بیرون پاکستان خرچ کر کے اللہ تعالےٰ سے اس کی برکات حاصل کریں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

وقف جدید آپ کی خاص توجہ کی محتاج ہے

وقف جدید کی آمد اس کے اخراجات کے لئے مکتفی نہیں ہو رہی اسلئے امراء صدر صاحبان اور دیگر متعلقہ عہدیداران کی خدمت میں درخواست ہے کہ جماعتوں میں جلسے کر کے مذکورہ چندہ کی اہمیت کو احباب جماعت پر واضح فرما دیں۔ نیز مخلصین اور دیگر ذی ثروت اصحاب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنے چندہ پر نظر ثانی فرما کر اس بارے میں اپنے قربانی کے معیار کو بڑھائیں اللہ تعالےٰ عہدیداران جماعت اور احباب کرام کو اس کی توفیق بخشے اور اپنے فضلوں سے نوازے۔ آمین۔ (ناظم ارشاد وقف جدید)

درخواست دعا:۔ میری اہلیہ عرصہ اڑھائی سال سے پیٹ کے عارضہ سے علیل ہے اپریشن کے نتیجہ میں وقتی افاقہ ہوا مگر پھر تکلیف ہو گئی ہے تکلیف بڑھنے میں کمی نہیں ہوئی احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ محمد الدین چاند بھاگو وال ضلع ملتان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عطیہ جات برائے دار الاقامۃ النصرۃ

دوستوں کو معلوم ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے فیصلہ کے مطابق ۱۹۶۲ء سے ربوہ میں ایک ہوسٹل بنام دار الاقامۃ النصرۃ قائم ہے جس میں نادار اور یتیم طلبہ رہائش رکھتے ہیں۔ اس ادارے کے تمام اخراجات احباب جماعت کے عطیہ جات سے پورے کئے جاتے ہیں۔

اس ادارے کے لئے یہ دوست ماہوار عطیہ عنایت فرماتے ہیں:

مکرم سید عبدالرزاق شاہ صاحب	مکرم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب
محترمہ حضرت سیدہ ام متین صاحبہ مدظلہا	محترمہ حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا
مکرم حضرت مولوی محمد دین صاحب صدر۔ صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ	
" صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب	مکرم مرزا غلام احمد صاحب
" چوہدری عبدالواحد صاحب	" ڈاکٹر محمود احمد ظفر صاحب تنزانیہ
" میاں غلام محمد صاحب اختر	" مولوی سلطان محمود صاحب انور
محترمہ بیگم صاحبہ مکرم ڈاکٹر عبداللطیف صاحب سرگودھا	" ڈاکٹر آفتاب احمد صاحب
مکرم گیانی عباد اللہ صاحب	" بشیر احمد صاحب خادم
" مختار احمد صاحب ہاشمی	" نصر اللہ خان صاحب ناصر
" حمید احمد خالد صاحب	" نور احمد مرتضیٰ صاحب
" مولوی رشید احمد صاحب چغتائی	" ڈاکٹر ناصر احمد صاحب پرویزی
" مرزا محمد حسین صاحب کراچی	مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب
" شیخ فضل احمد صاحب	

محترمہ اہلیہ صاحبہ مکرم چوہدری علی محمد صاحب بی اے بی ٹی۔
مکرم شیخ فضل احمد صاحب (از طرف حضرت شیخ محمد الدین صاحب سابق مختار عام)
" محمد اسلم صاحب فاروقی۔ (از طرف والد صاحب مرحوم)
" منیر مسعود صاحب (از طرف چوہدری نور الدین جہانگیر صاحب مرحوم)
مکرمہ ثریا بیگم صاحبہ (از طرف ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب کاٹھی مرحوم)

مکرم ڈاکٹر مرزا عبدالرحیم صاحب	مکرم ناصر احمد صاحب اسلام آباد۔
" چوہدری کریم احمد صاحب کراچی	مکرمہ بیگم امینہ عنایت صاحبہ کراچی

مکرمہ نسیم اختر صاحبہ بہاولنگر
" امۃ الحفیظ صاحبہ (از طرف مرزا عبدالحمید صاحب مرحوم)
" اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر سید جلال اللہ صاحب ترکی۔ مرحوم
" نذیرہ ارشاد صاحبہ (از طرف حرمت النساء بیگم مرحومہ)

" مجیدہ شاہ نواز صاحبہ کراچی	مکرمہ زہرہ یوسف لودھی صاحبہ ملتان
" تسلیم بیگم صاحبہ چک ۲۶ گجرات	مکرم محمد عبدالقدیر صاحب
" ڈاکٹر مرزا عبدالقیوم صاحب	مکرم ملک عبدالرب صاحب

اور بعض دوست گاہے گاہے بھجواتے رہتے ہیں۔ چنانچہ جن دوستوں نے ظہور / اگست میں عطیہ جات بھجوائے ہیں ان کے نام شکریہ کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں:-

مکرم نسیم احمد صاحب باجوہ		۱ روپے
" سید ادریس احمد صاحب		۱ "
مکرمہ سلیمہ بیگم صاحبہ چک نمبر ۲۲۶۔ لیہ		۶ "
مکرم لفٹننٹ کمانڈر محمد اسلم صاحب کراچی		۲۵ "
" کرنل رشید ملک صاحب	راولپنڈی چھاؤنی	۵ "
" عبدالحمید صاحب ملک آرڈیننس آفیسر	راولپنڈی	۵۰ "
مکرمہ مسز امۃ اللطیف صاحبہ چیمہ	لاہور	۵ "
مکرم مرزا اشرف الدین اشرف صاحب	ملتان	۵۰ "
" ملک عبدالمجید صاحب	ربوہ	۱۰ "
مکرمہ نثار مظفر صاحبہ	لاہور	۵ "
" حمیدہ بیگم صاحبہ	ملتان چھاؤنی	۱۰ "
" ناصرہ بیگم صاحبہ	راولپنڈی	۲۵ "
مکرم صوبیدار غلام دین صاحب گڑی آزاد کشمیر		۴۰ "

(باقی)

روزنامہ الفضل ربوہ — اخبار الفضل حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی نظر میں

سیدنا حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

"آج لوگوں کے نزدیک "الفضل" کوئی قیمتی چیز نہیں۔ مگر وہ دن آ رہے ہیں اور وہ زمانہ آنے والا ہے جب الفضل کی ایک جلد کی قیمت کئی ہزار روپیہ ہوگی لیکن کوتاہ بین نگاہوں سے یہ بات ابھی پوشیدہ ہے۔"

(الفضل ۲۸ مارچ ۱۹۴۶ء)

ہماری جماعت کا اوّلین فرض!

سیدنا حضرت فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی جماعت کو خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"آپ کا اوّلین فرض یہ ہے کہ اپنے اندر تبدیلی پیدا کریں اور اپنے خون کا آخری قطرہ تک اسلام اور احمدیت کی فتح اور کامیابی کے لئے بہانے کو تیار ہو جائیں ...... اللہ تعالیٰ نے الہاماً میرے متعلق خبر دی ہے کہ میں جلد جلد بڑھوں گا۔ پس میرے لئے یہی مقدر ہے کہ میں سرعت اور انتہائی تیزی کے ساتھ اپنا قدم ترقیات کے میدان میں بڑھاتا چلا جاؤں۔ مگر اس کے ساتھ ہی آپ لوگوں پر بھی یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ اپنے قدم کو تیز کریں اور اپنی سست روی کو ترک کر دیں ......"

نیز سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"اب چلنے کا وقت نہیں رہا اب دوڑنے کا وقت آ گیا ہے۔"

پس ہماری جماعت کو چاہئے کہ مذکورہ بالا ارشادات کی روشنی میں اسلام کو تمام دنیا پر غالب کرنے کے لئے تحریک جدید کی تمام مالی قربانیوں کو انتہا تک پہنچا دیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

ضروری درخواست

محترم خواجہ غلام نبی صاحب مرحوم سابق ایڈیٹر الفضل کے حالات زندگی خاکسار مرتب کر رہا ہے اس سلسلہ میں جن دوستوں کو محترم خواجہ صاحب مرحوم کے متعلق جو واقعات معلوم ہوں وہ براہ مہربانی ذیل کے پتہ پر ارسال کر کے ممنون فرما دیں۔

کیپٹن (ملک) خادم حسین پنشنر
فیکٹری ایریا۔ ربوہ۔

ھو الشافی

بواسیر

مکرم خواجہ سلطان محمود صاحب مدرس کالونی ڈیلٹن ٹریننگ سکول لاہور کینٹ نے لکھا:- "خاکسار نے کیور ہومیو سسٹم کے

پائلز کیور

کے چند کیپسول استعمال کئے اور مجھے بواسیر کی تکلیف سے آرام آ گیا۔ واقعی بہت زود اثر ہے۔"

قیمت ۱۲/ خوراک پیکنگ و ڈاک بذریعہ جوابی لفافہ بھجوا کر مرض کی کیور کے نمونہ کی ایک خوراک مفت حاصل کریں
جدید نسخہ جات کا رسالہ مفت
کیور ہومیو سسٹم کمپنی رجسٹرڈ۔ ناظم آباد کراچی
ڈاکٹر راشد ہومیو اینڈ کمپنی رجسٹرڈ ...

اشتہار

دیوانی ضابطہ ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب سرفراز محمد جہانگیر خان
پی سی ایس۔ سول جج صاحب II کلاس جج فیملی کورٹ لیہ

نمبر مقدمہ ۱۴۴ سال ۱۹۷۲ء

دعویٰ: مسماۃ ثریا بیگم دختر چوہدری محمد دین صاحب قوم ... سکنہ وارڈ ۲ مکان ۴۹۹ شہر لیہ

بنام: ملک لعل خان۔ دعویٰ تنسیخ نکاح

بنام ملک لعل خان ولد حاجی خان قوم اعوان سکنہ وارڈ نمبر ۲ لیہ۔ مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمیٰ ملک لعل خان مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے اور روپوش ہے اسلئے اشتہار ہذا بنام ملک لعل خان مذکور دیا جاتا ہے کہ اگر مذکور تاریخ ۲ نومبر ۱۹۷۲ء کو بمقام لیہ حاضر عدالت ہذا نہیں ہوگا تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔ آج ۲۸ ماہ ستمبر ۱۹۷۲ء کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

(دستخط حاکم)
مہر عدالت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تبرکات

رمضان المبارک میں اپنی کسی کمزوری کو دور کرنے کا عہد کریں

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ ماہ صیام میں احباب جماعت کو یہ توجہ دلایا کرتے تھے کہ وہ ان مبارک ایام میں عبادتِ الٰہی کے ساتھ ساتھ اپنی کسی کمزوری کو ترک کرنے کا عہد کریں۔ چونکہ یہ تحریک نہایت بابرکت ہے اس لئے تبرکاً خاکسار حضرت میاں صاحب مرحوم کے اپنے الفاظ میں احباب جماعت کی خدمت میں پیش کرتا ہے تا جہاں وہ اس پر عمل کریں وہاں ان کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں (خاکسار عبدالمالک خان ناظر اصلاح وارشاد۔ ربوہ)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کا پیغام

"میں دوستوں کو بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ اپنے بھائیوں اور بہنوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وہ ارشاد یاد دلاتا ہوں جس کی طرف میں پہلے بھی کئی دفعہ توجہ دلا چکا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ رمضان کا مہینہ نفس کی اصلاح کا خاص زمانہ ہے۔ کیونکہ اس مہینہ کا ماحول اصلاحِ نفس کے ساتھ مخصوص مناسبت رکھتا ہے۔ اس مہینہ میں خاص عبادتوں اور دعاؤں اور ذکرِ الٰہی کی وجہ سے گویا لوہا گرم ہوتا ہے اور صرف چوٹ لگانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ پس ہمارے دوستوں کو چاہیئے کہ رمضان کی دوسری ذمہ داریاں ادا کرنے کے ساتھ ساتھ ان ایام میں اپنی کسی خاص کمزوری کو سامنے رکھ کر خدا سے عہد کریں کہ وہ آئندہ اس کمزوری کے ارتکاب سے کلی طور پر اجتناب کریں گے اس کمزوری کے اظہار کی ضرورت نہیں کیونکہ خدا ستار ہے۔ اور ستاری کو پسند فرماتا ہے۔ پس کسی پر ظاہر کرنے کے بغیر اپنے دل میں خدا سے عرض کرو کہ اے میرے آسمانی آقا! میں آئندہ اس کمزوری سے توبہ کرتا اور تیرے حضور عہد کرتا ہوں کہ اپنی انتہائی ہمت اور انتہائی کوشش کے ساتھ اس کمزوری سے ہمیشہ کنارہ کش رہوں گا۔ تو میرے قدموں کو استوار رکھ اور مجھے اس عہد پر قائم رہنے کی توفیق عطا کر کہ

"بے توفیق کام آوے نہ کچھ پند"

خدا تعالیٰ مجھے اور اس مضمون کے پڑھنے والوں کو رمضان کی بہترین برکات سے متمتع فرماوے اور ہماری انفرادی اور اجتماعی دعاؤں کو قبول کرے۔ آمین یا ارحم الراحمین۔ (الفضل ۔ مارچ ۱۹۵۹ء)

توسیع اشاعت الفضل کے لئے دورہ!

نظارت اصلاح وارشاد کی طرف سے مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی واقف زندگی کو علاوہ دیگر مقامات کے خاص طور پر ذیل کے مقامات پر بغرض دورہ بھجوایا جا رہا ہے:۔

سانگلہ ہل	وزیر آباد	پشاور
گجرات	کھاریاں	کوہاٹ
جہلم	منگلا ڈیم	داؤد خیل
نیو میرپور	گوجر خان	میانوالی
راولپنڈی	اسلام آباد	چشمہ براج
واہ کینٹ	کیمبل پور	جوہر آباد
نوشہرہ چھاؤنی	مردان	خوشاب
سرگودھا	کوٹ مومن	بھلوال
بھیرہ	منڈی بہاؤالدین۔	

مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب توسیع اشاعت اخبار الفضل کے علاوہ بوقت ضرورت اصلاح وارشاد کا فریضہ بھی سرانجام دیں گے۔ متعلقہ جماعتوں کے امراء، صدر صاحبان دیگر عہدیداران اور مربیان سلسلہ نمائندہ الفضل سے کما حقہ تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

ناظر اصلاح وارشاد

ماہ بماہ چندہ عام حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی سے ایک ماہ میں دو ماہ کی ادائیگی کا بار نہیں پڑتا۔ ناظر بیت المال ربوہ

فطرانہ اور عید فنڈ کے متعلق ضروری اعلان

اللہ تعالیٰ کے فضل سے رمضان المبارک شروع ہے۔ احباب ان ایام میں روحانی ترقی کے لئے کثرت سے عبادت اور صدقہ و خیرات کی توفیق پاتے ہیں۔ فطرانہ بھی ایک قسم صدقہ و خیرات کی ہے جو اللہ کے حضور قرب اور حصولِ فضل کا ذریعہ ہے اس کی ادائیگی ہر مومن مرد عورت حتیٰ کہ نوزائیدہ بچے پر بھی واجب ہے۔ اس کی شرح ایک صاع غلہ یعنی اندازاً تین سیر گندم ہے۔ اور نقدی کی صورت میں اس کی شرح ڈیڑھ روپیہ فی کس بنتی ہے۔ پوری شرح سے عدم استطاعت کی صورت میں نصف شرح سے ادائیگی بھی ہو سکتی ہے۔ فطرانہ کی رقم کا ½ حصہ مرکز میں افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ کے نام مد فطرانہ بھجوانا ضروری ہے۔

مرکز میں وصول شدہ فطرانہ حضور اقدس کی نگرانی میں مستحق افراد میں تقسیم کیا جاتا ہے باقی رقم مقامی طور پر مستحق اور غرباء میں تقسیم کر دی جائے۔ فطرانہ کی رقم کسی دوسرے مصرف میں نہیں لائی جا سکتی۔ بلکہ مقامی غرباء میں تقسیم کے بعد جو رقم بچے وہ بھی افسر صاحب خزانہ کے نام اسی مد میں بھجوا دی جائے۔

عید فنڈ کی وصولی کی طرف بھی پوری توجہ کی ضرورت ہوگی۔ عید فنڈ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے جاری ہے۔ اس زمانہ میں اس کی کم از کم شرح ہر کمانے والے کے لئے ایک روپیہ تھی۔ اب چونکہ احباب کی آمدنیاں بڑھ چکی ہیں اس لئے اس کی شرح ایک روپیہ تک محدود رکھنا مناسب نہیں بلکہ ہر کمانے والے احمدی دوست کو اس فنڈ میں حسب استطاعت حصہ لینا چاہیئے۔

قواعد کی رو سے عید فنڈ مرکزی چندہ ہے اس کا کوئی حصہ مقامی ضروریات پر خرچ کرنے کی اجازت نہیں۔ اللہ تعالیٰ رمضان المبارک کو ہم سب کے لئے اپنی رضا کے حصول اور بے انتہا روحانی ترقیوں کا باعث بنائے۔ آمین۔

نوٹ: ربوہ کے حلقہ جات کے صدر صاحبان سے درخواست ہے کہ وہ حسب سابق فطرانہ کا ½ حصہ دفتر خزانہ میں جمع کرائیں اور باقی رقم اپنے حلقہ کے غرباء میں تقسیم کر دی جائے۔

(ناظر بیت المال آمد۔ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

ٹائیفائڈ کے حفاظتی ٹیکے

طبیہ کالج ربوہ میں ٹائیفائڈ کے حفاظتی ٹیکوں کا انتظام کر دیا گیا ہے۔ خواہشمند احباب مفت ٹیکے لگوا سکتے ہیں۔

دواخانہ کے اوقات: ۸ تا ۱۲ بجے دوپہر

(پرنسپل طبیہ کالج)

درخواست ہائے دعا

میرا بھانجا مسعود احمد خورشید صاحب ان دنوں برائے علاج لندن میں مقیم ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل صحت عطا فرمائے اور بخیریت واپس وطن لائے آمین (بیگم صادقہ حمید کرامت کراچی)

۲۔ میرا لڑکا عزیزم عبدالمنان ڈیڑھ ماہ سے بعارضہ بخار بیمار ہے اور بہت کمزور ہوگیا ہے احباب جماعت اس کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں (حکیم عبدالرحمٰن شاہ دارالرحمت غربی ربوہ)

۳۔ خاکسار کی بچی نعیمہ بیگم چھ سات یوم سے بعارضہ بخار بیمار ہے احباب سے اس کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے (محمد جمیل کارکن دفتر محاسب ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴